38079 ـ نماز قصر اورروزہ افطار کرنے والے سفر کی حد

سوال

کم از کم سفر کی حد کیا ہے جس میں روزہ افطار کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور علماء کرام کے نزدیک قصر نماز اور روزہ افطار کرنے کے لیے اڑتالیس میل کا سفر ہونا چاہیے ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المغنی میں کہا ہے :

ابوعبداللہ (یعنی امام احمد) کا مسلک یہ ہے کہ : سولہ فرسخ سے کم مسافت کے سفر میں نماز قصرکرنا جائز نہیں ، اورایک فرسخ تین میل کا ہے ، تواس طرح اڑتالیس میل بنے گا ۔

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہ نے اس کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا ہے کہ : عسفان سے مکہ تک ، اورطائف سے مکہ تک ، اورجدہ سے مکہ تک ۔

تواس طرح نماز قصر کی مسافت دودن کے سفر کی ہوگي ، ابن عباس اورابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہی قول ہے ، اورامام مالک ، لیث ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے ۔ ا ھـ

کلو میٹر میں تقریبا اسی (80) کلو میٹر کی مسافت بنے گی ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے سفر کے بارہ میں مجموع الفتاوی میں کہا ہے :

جمہور اہل علم کے ہاں گاڑی میں تقریبا اسی کلومیٹر بنتا ہے ، اوراسی طرح ہوائي جہاز اورکشتیوں اوربحری جہازوں کی مسافت بنتی ہے ۔

اسی 80 کلومیٹر یا اس کے قریب کی مسافت کو سفر کا نام دیا جاتا ہے اورعرف عام میں سفر شمار کیا جاتا ہے ، اور مسلمانوں میں بھی یہ سفر معروف ہے ، لھذا اگر کوئي انسان اونٹ پر یا پیدل یا گاڑی یا پھر ہوائي جہاز یا بحری جہاز اورکشتیوں اتنی یا اس سےزیادہ مسافت طے کرکے تواسے مسافر قرار دیا جائے گا ۔ ا ھـ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (12 / 267) ۔

لجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

نماز قصر کی مسافت کیا ہے ؟ ، اورکیا تین سوکلومیٹر سےزیادہ سفر کرنے والے ڈرائیور کے لیےنماز قصر کرنا جائز ہے ؟

کیٹی کا جواب تھا :

جمہور علماء کرام کی رائے میں تقریبا اسی کلومیٹر کی مسافت پرنماز قصر کی جاسکتی ہے ، اورکوئي بھی
ڈرائیوروغیرہ جب جواب کےشروع میں بیان کی گئي مسافت طے کرے تواس لیے نماز قصر کرنا جائز ہے ۔ ا ھـ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 90)

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ سفر کی مسافت کی تحدید نہیں کی جاسکتی بلکہ جسے عرف عام میں سفر کہا جاتا ہے اس میں سفر کے احکام شریعت ثابت ہونگے یعنی اس میں نماز قصر اورجمع کی جاسکتی ہے اورروزہ بھی چھوڑا جاسکتا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

دلیل تواسی کے ساتھ ہے جوجنس سفر میں نماز قصر اورروزہ چھوڑنا مشروع قرار دیتا ہے ، اورکسی بھی سفر کومختص نہیں کرتا ، اورصحیح بھی یہی قول ہے ۔ ا ھـ

دیکھیں مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (24 / 106) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ : نماز قصر کی مسافت کیا ہے ، اورکیا بغیر قصر کے نماز جمع کی جاسکتی ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

بعض علماء کرام نے نماز قصر کرنے کے لیے تراسی (83) کلومیٹر کی مسافت مقرر کی ہے ، اوربعض کہتے ہیں کہ عرف عام میں جسے سفر کہا جائے اس میں نماز قصر ہوگي چاہے اس کی مسافت تراسی کلومیٹر نہ بھی ہو ،
اورجسے لوگ سفر نہ کہیں وہ سفر نہیں چاہے وہ ایک سو کلو میٹر ہی کیوں نہ ہو ۔

یہی آخری قول شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے ، کیونکہ اللہ تعالی نے بھی نماز قصر کے جواز

میں مسافت کی تحدید نہیں کی اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی کوئي معین مسافت محدد نہیں فرمائی ۔

اورانس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل کی مسافت کے لیے یا پھر تین فرسخ کی مسافت کےلیے نکلتے تو نماز دو رکعت ادا کیا کرتے تھے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (691) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے ۔

اس میں کوئي حرج نہیں کہ عرف عام میں اختلاف کی بنا پر انسان مسافت کی تحدید کے قول پر عمل کرلے ، اس لیے کہ یہ قول بعض ائمہ اورعلماء مجتھدین کا ، اس پرعمل کرنے میں انشاء اللہ کوئي حرج نہیں ، لیکن جب معاملہ مضبوط ہو توپھر عرف عام کی طرف رجوع کرنا ہی صحیح ہے ۔ اھـ

دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ (381) ۔

واللہ اعلم .